مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ (الحدیث)
جس شخص پر حج فرض ہو اسے چاہیے کہ حج ادا کرنے میں جلدی کرے
نصرۃ الحجاج
حج وعمرہ کا آسان طریقہ
حج وعمرہ کا آسان طریقہ، ضروری مسائل وہدایات
اور حج کے پانچ دن کارآمد بنانے کے لیے گراں قدر مشورے
حرمین شریفین کے مبارک سفر پر جانے والوں کے لیے بہترین ہم سفر
مؤلفہ
حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم
مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا
ناشر: جامعہ حقانیہ ساہیوال (سرگودھا)

نام کتاب............نصرۃ الحجاج (حج وعمرہ کا آسان طریقہ)

تالیف...............مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

ناشر.................جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

صفحات............136

ملنے کے پتے

☆ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

☆ مدرسہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا

☆ جامعہ امدادیہ فتحیہ سلانوالی سرگودھا

برائے رابطہ:

048-6786999/0301-4843429

web.www.alhaqqania.org

E-mail-alhaqqania@yahoo.com

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

بعد الحمد و الصلاۃ: ۱۴۱۵ھ میں حضرت والد ماجد رحمہ اللہ کے حکم سے احقر نے ''حج کا آسان طریقہ'' کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا تھا، جس میں سادہ طریقہ سے حجِ تمتع یعنی عمرہ اور حج کا طریقہ بیان کیا گیا تھا، یہ رسالہ کئی مرتبہ شائع ہوکر تقسیم ہوا، بعد میں بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس میں اختصار زیادہ ہے، جس کی وجہ سے

اس کے قصرِ مخل بننے کا خطرہ تھا، اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ حج وعمرہ کا طریقہ قدرے تفصیل سے لکھا جائے اور ضروری مسائل بھی بیان کردیے جائیں تا کہ اس کا نفع عام ہونے کے ساتھ تام بھی ہو، چنانچہ اب پچیس سال بعد بتوفیق اللہ تعالیٰ ''معلم الحجاج'' وغیرہ معتبر کتب سے بنام ''نصرۃُ الحُجاج'' یہ چند صفحات سپردِ قلم کردیے گئے ہیں، امید ہے کہ عمرہ اور حج پر جانے والے خواتین و حضرات اس کی قدر کریں گے، مزید تفصیل کے لیے اس موضوع پر ہماری زیرترتیب کتاب ''نصرۃُ الحُجاج کلاں'' کی تکمیل کے لیے دعا فرماویں۔

بوقتِ ضرورت مسائل کے لیے معتبر و مستند علماءِ

کرام کی طرف رجوع کریں، فقط اپنی معلومات کو کافی نہ سمجھیں، حج وعمرہ کے موضوع پر عربی، فارسی، اردو وغیرہ میں بہت سی کتب موجود ہیں، ہماری غرض حجاج ومعتمرین کی نصرت وامداد کے ساتھ خریدارانِ یوسف میں اپنا نام لکھوانا بھی ہے ''ولو بضاعة مزجاة''۔

ع گر قبول افتد زہے عز وشرف

دعا جو احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

خادم دارالافتاء جامعہ حقانیہ، ساہیوال، سرگودھا

۱۹/شوال المکرّم ۱۴۴۰ھ، ۲۳/جون ۲۰۱۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج وعمرہ کی فضیلت

(۱)عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَیُّ العَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الجِهَادُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ :ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ.

(صحيح البخاری، رقم: ۲۶)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لانا (پھر) عرض کیا گیا اس کے بعد کون سا؟

فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا (پھر) عرض کیا گیا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔

(۲) وعَنْـهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّـی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: العُمْرَةُ إِلَی العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ المَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الجَنَّةُ. (صحیح البخاری، رقم:۱۷۷۳)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان میں سرزد ہوں اور مقبول حج کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(۳) وعَنْـهُ رَضِـیَ اللّٰـهُ عَـنْهُ قَال: سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

(صحیح البخاری، رقم: ۱۵۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے حج کیا، جماع اوراس کے تذکرے اور گناہ سے محفوظ رہاتو وہ (پاک ہوکر) ایسا لوٹتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے روز (پاک) تھا۔

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰـهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ

الْـحَـجِّ وَالْـعُـمْـرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَوَالذُّنُوبَ كَـمَـا يَـنْـفِـي الْـكِيـرُ خَبَـثَ الْـحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْـفِـضَّةِ وَلَيْـسَ لِلْـحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.(رواه الترمذی، رقم الحدیث: ۸۱۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یکے بعد دیگرے حج وعمرہ کیا کرو کیوں کہ وہ دونوں یقیناً تنگدستی اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں جیسا کہ آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے زنگ اور میل کچیل کو دُور کر دیتی ہے اور مقبول حج کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

ہندو پاک سے حج کرنے والے حضرات چونکہ عموماً پہلے عمرہ اور پھر حج کرتے ہیں، جس کو حج تمتع کہا جاتا ہے، اس لیے ذیل میں اس کا مختصر طریقہ اور ضروری مسائل لکھے جائیں گے۔

(۱) احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوائیں، جسم کے زائد بال صاف کریں، اور احرام کی نیت سے غسل کریں، اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکیں تو وضو کر لیں اور سلے ہوئے کپڑے اور ایسا جوتا جس سے پاؤں کی ہڈی اور ٹخنے وغیرہ چھپ جائیں اتار دیں، اور احرام کی چادریں پہن لیں، خوشبو لگائیں لیکن ایسی خوشبو لگائیں

جس کا رنگ اور جسم باقی نہ رہے، اس کے بعد سر ڈھانپ کر دو رکعت نفل پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھیں، سلام پھیر کر قبلہ رو ہو کر سر کھول کر دل میں عمرہ کی نیت کریں، اور زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَيَسِّرْهَا لِیْ، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ.

اے اللہ میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اس کو سہل فرما دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔

اس کے بعد بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ لَبَیَّکَ لَا شَرِیۡکَ
لَکَ لَبَّیۡکَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَۃَ لَکَ
وَالۡمُلۡکَ لَاۡ شَرِیۡکَ لَکَ.

حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں آپ کا کوئی
شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں اور سب نعمتیں آپ ہی کی
عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی آپ ہی کا ہے اس میں کوئی
آپ کا شریک نہیں۔

تلبیہ کے بعد یہ دعا مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَالۡجَنَّۃَ
وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ غَضَبِکَ وَالنَّارِ.

یا اللہ میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت کا

طلب گار رہوں اور آپ کے غصہ اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

احرام کے بعد جن چیزوں کی ممانعت ہے، ان سے بچے اور تلبیہ کثرت سے پڑھے۔

(۲) مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ کریں۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت غسل کرنا مسنون ہے، جب مکہ نظر آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًوَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا (اے اللہ میرے لیے مکہ مکرمہ میں ٹھکانا کر دے اور حلال روزی دے)۔

مکہ مکرمہ میں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ تلبیہ

پڑھتا ہوا پورا پورا ادب اور تعظیم کرتا ہوا داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ جِئْتُ لِاُؤَدِّیَ فَرَضَکَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَکَ وَاَلْتَمِسَ رِضَاکَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِکَ رَاضِیًا بِقَضَا ئِکَ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمُضْطَرِّیْنَ اِلَیْکَ الْمُشْفِقِیْنَ مِنْ عَذَابِکَ الْخَائِفِیْنَ مِنْ عِقَابِکَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیْ الْیَوْمَ بِعَفْوِکَ وَ تَحْفَظَنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَتَجَا وَزَعَنِّیْ بِمَغْفِرَتِکَ وَتُعِیْنَنِیْ عَلٰی اَدَا ءِ فَرْضِکَ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

اے اللہ! آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں، میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ کا فریضہ ادا کروں اور آپ کی رحمت طلب کروں اور آپ کی رضا و خوشنودی تلاش کروں، آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اور آپ کے فیصلہ پر رضا مند ہوکر۔اور میں آپ سے ان لوگوں کی طرح سوال کرتا ہوں جو آپ کی طرف مجبور ہوں، آپ کے عذاب سے ڈرنے والے ہوں اور آپ کی سزا کا خوف رکھنے والے ہوں کہ آپ اپنی عفو و درگزر کے ساتھ میرا استقبال فرمائیں اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرمائیں اور اپنی بخشش کے ساتھ مجھ سے درگزر فرمائیں اور اپنے فریضہ کی ادائیگی پر میری مدد فرمائیں، اے اللہ!

میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے اور مجھے ان (رحمت کے دروازوں) میں داخل فرمادیجیے اور شیطان مردود سے مجھے پناہ عطا فرمائیے۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ کا طریقہ یہ ہے کہ تلبیہ پڑھتے ہوئے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دربار الٰہی کی عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہو اور پہلے داہنا پاؤں رکھے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں، رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی نازل ہو، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور اعتکاف کی نیت کرے، مسجد الحرام میں داخل ہونے کے بعد جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ اللّٰہ اکبر، لا الٰہ إلا اللّٰہ کہے اور بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

اے اللہ اس گھر کی شرافت، عظمت و بزرگی اور ہیبت بڑھا نیز جو اس کی زیارت اور عزت و احترام کرنے والا ہو اس کی بھی شرافت بزرگی اور بھلائی زیادہ کر، اے اللہ! آپ کا نام سلام ہے اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

اس کے بعد درود شریف پڑھے اور جو دعائیں چاہے مانگے، اس وقت دعا قبول ہوتی ہے، سب سے زیادہ اہم دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بلا حساب کے جنت مانگے اور اس وقت یہ دعا بھی مستحب ہے:

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَیْتِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ
وَمِنْ ضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

پناہ مانگتا ہوں میں بیت اللہ کے رب کی قرض،
محتاجی، تنگدلی اور عذاب قبر سے۔

اس کے بعد حجر اسود کے قریب پہنچ کر تین کام کرے:
(۱) مرد ہے تو دایاں کندھا ننگا کرے، (۲) تلبیہ
بند کر دے (۳) دل میں طواف کی نیت کرے، بہتر یہ
ہے کہ زبان سے بھی یہ کہہ لے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ طَوَافَ الْعُمْرَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

اے اللہ! میں عمرہ کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں آپ
اسے میرے لیے آسان فرما دیجیے اور قبول فرما لیجیے۔

اضطباع کا طریقہ

دایاں کندھا ننگا کرنا اضطباع کہلاتا ہے جس کا

طریقہ یہ ہے کہ احرام کی اوپر والی چادر کا دایاں حصہ داہنے بازو کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لے اور دائیں کندھے کو اوپر کی جانب سے کھلا رکھے اور چادر کے بائیں طرف کے کنارے کو بھی موڑ کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لے۔

طواف کا طریقہ

طواف کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح کھڑا ہو کہ داہنا کندھا حجرِ اسود کے مغربی کنارے کے مقابل ہو اور سارا حجر اسود داہنی طرف رہے، حجر اسود کی طرف منہ کر کے حجر اسود کے قریب سامنے کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے

جس طرح نماز کے لیے اٹھائے جاتے ہیں (یعنی کانوں کے برابر) اور ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ کر حجرِ اسود پر آئے اور دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھ کر بوسہ دے، (لیکن چونکہ حجرِ اسود پر خوشبو لگی ہوتی ہے اس لیے حالت احرام میں ہاتھ یا چہرہ حجرِ اسود پر نہ لگائے، بلکہ اشارہ سے استلام کرے اور حجر اسود کا اندازہ پیچھے کی سبز لائٹ سے لگائے) اس کے بعد داہنی طرف یعنی بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلے اور بیت اللہ بائیں

کندھے کی طرف رہے اور طواف میں حطیم کو بھی شامل
کرے حطیم اور بیت اللہ کے درمیان سے نہ نکلے۔

خلاصہ یہ ہے کہ تین کام کریں: (۱) مرد حضرات
کانوں تک اور عورتیں کندھوں تک ہاتھ اٹھا کر استقبال
کریں (۲) استلام کریں (۳) استلام کے بعد دائیں
طرف مڑیں۔

جب طواف کرتا ہوا رکن یمانی (کعبہ کے جنوبی
مغربی گوشہ کا نام ہے) پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے: رَبَّنَا آتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ. اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بہتری عطا فرمایئے،
اور آخرت میں بہتری عنایت کیجئے، اور ہم کو دوزخ کے

عذاب سے بچائیے۔

پھر جب حجر اسود پر آئے حجر اسود کا استلام کرے جیسا اول مرتبہ کیا تھا، حجر اسود تک آنے سے ایک چکر مکمل ہو گیا، اسی طرح سات چکر پورے کرے۔ اگر مرد ہے تو پہلے تین چکروں میں رمل بھی کرے (رمل یہ ہے کہ جھپٹ کر تیزی سے چلے اور زور سے قدم اٹھائے اور قدم نزدیک نزدیک رکھے اور کندھے خوب پہلوانوں کی طرح ہلاتا ہوا چلے)، خواتین رمل نہ کریں بلکہ معمول کی رفتار کے ساتھ تمام چکر پورے کریں، ساتویں چکر کے بعد آٹھویں مرتبہ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے حجر اسود کا استلام کرے، بس ایک طواف پورا ہو گیا، دورانِ طواف ذکر و دعا وغیرہ میں

مصروف رہیں، طواف مکمل کر کے دو نفل واجب الطّواف
ادا کریں، اگر ہجوم نہ ہوتو یہ دو رکعت مقام ابراہیم کے
قریب ادا کریں، ورنہ مسجد الحرام میں جہاں جگہ ملے پڑھ
لیں، بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد
سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد
سورۃ الاخلاص پڑھیں، اس کے بعد جو چاہیں دعا مانگیں،
اور مستحب ہے کہ دو نفل طواف پڑھ کر آب زم زم پئیں،
جس کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر
قبلہ رو ہو کر خوب سیر ہو کر آب زمزم پیئے، خوب دعائیں
مانگے اور یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّا فِعًا

وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ.

اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور شفاءِ کامل کا طلبگار ہوں۔

پھر وہاں سے آکر حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار (جسے ملتزم کہتے ہیں) کو لپٹ کر دعا کرے کہ یہ بھی مقبولیتِ دعا کا مقام ہے۔ (لیکن احرام کی حالت میں اس سے لپٹ کر دعا نہ کریں کیونکہ اس پر خوشبو لگی ہوتی ہے)۔

پھر سعی کے لیے نویں استلام کے لیے حجرِ اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر استلام کریں، اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے صفا کی

طرف جائیں اور صفا کے قریب پہنچ کر یہ کلمات پڑھیں:
اَبْدَأُ بِمَا بَدَ أَللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَاوَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ
جس سے اللہ نے ابتداء کی میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں۔

اور صفا پہاڑی پر اتنا اوپر چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر بیت اللہ کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور لا الٰہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر ، پڑھیں، دعا کریں اور آہستہ آواز میں ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف جائیں، اور اگر مرد ہے تو میلین اخضرین یعنی دو سبز ستونوں کے درمیان قدرے تیز چلے، خواتین معمول کی چال چلیں، مروہ پہنچ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دعا کریں (یہ

ایک چکر مکمل ہوا)اور پھر اسی طرح مروہ سے صفا کی
طرف آئیں اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے دعا کریں،
اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مروہ پر ختم
ہوگا،اس کے بعد دو رکعت نماز نفل مسجد الحرام میں پڑھیں،
اس کے بعد مرد سر کے بال منڈوائیں یا انگلی کے پورے
کے برابر کٹوائیں اور خواتین کے لیے بال منڈوانے کی
ممانعت ہے،اس لیے وہ انگلی کے پورے کے برابر یا اس
سے کچھ زیادہ بال کٹوائیں،حلق یا قصر پر عمرہ مکمل ہوا،
احرام اور اس کی ہر طرح کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔

خواتین کے لیے اہم ہدایت

خواتین اپنے سر کے پورے بال کھول کر یا بالوں

کے تین حصے کر کے ہر طرف سے احتیاطاً انگلی کے پورے سے کچھ زیادہ کاٹ دیں تاکہ کم سے کم چوتھائی سر کے بال کٹ جائیں فقط چٹیا کے آخر سے چند بالوں کا کاٹنا احرام کی پابندیوں سے نکلنے کے لیے کافی نہیں، جبکہ فقط بال کاٹنے باقی ہوں تو عورت نے اگرچہ اپنے بال نہ کاٹے ہوں تو اس حالت میں وہ اپنے یا کسی دوسری عورت کے بال کاٹ سکتی ہے، خاوند اور محرم بھی عورت کے بال کاٹ سکتا ہے، غیر محرم سے بال کٹوانا حرام ہے۔

حج کا طریقہ اور اس کے پانچ دن

پہلا دن

۷ر یا ۸ ذوالحجہ کو حجامت بنوائیں، ناخن کاٹیں، جسم

کے زائد بال صاف کریں، اور احرام کی نیت سے غسل کریں، یہ غسل نظافت اور صفائی کے لیے ہے، طہارت کے لیےنہیں ہے، لہٰذا حیض ونفاس والی خواتین بھی یہ غسل کرلیں، اگرکسی وجہ سے غسل نہ کرسکیں تو وضوکرلیں اور مرد سلے ہوئے کپڑے اور ایسا جوتا جس سے پاؤں کی ہڈی اور ٹخنے وغیرہ چھپ جائیں اتار دیں اوراحرام کی چادریں پہن لیں، خوشبو لگائیں لیکن ایسی خوشبو لگائیں جس کا رنگ اور جسم باقی نہ رہے، اس کے بعد سر ڈھانپ کر دو رکعت نفل پڑھیں۔

بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھیں، سلام پھیر کر

قبلہ رو بیٹھ کر سر کھول کر اسی جگہ دل میں یہ نیت کریں کہ اب میں حج کا احرام باندھ رہا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بھی مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اسے میرے لئے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے۔

نیت کرنے کے بعد آپ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ.

احرام باندھتے وقت ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض

ہے اور تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا سنت ہے، مرد اونچی آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، پھر درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ
وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ

اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت کا طلب گار ہوں اور آپ کے غصہ اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اگر خواتین حیض یا نفاس کی حالت میں ہوں تب بھی ان کے لئے حج کا احرام باندھنا ضروری ہے، البتہ ایسی خواتین نہ تو مسجد حرام میں جائیں اور نہ ہی نفلیں پڑھیں،

بلکہ اپنی قیام گاہ پر غسل نظافت کر کے قبلہ رو بیٹھ کر حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔

اب آپ کے حج کا احرام شروع ہو گیا اور آپ پر وہی پابندیاں لگ گئیں جو عمرہ کا احرام باندھتے وقت لگی تھیں، ہو سکے تو احرام مسجد الحرام میں جا کر باندھیں، لیکن اگر وہاں نہ جا سکیں تو اپنی قیام گاہ پر احرام باندھ لیں، نفلی طواف کا موقع مل جائے تو طواف کر کے قیام گاہ پر آ جائیں۔

۸/ذوالحجہ کو منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ذوالحجہ کی فجر پڑھیں، بعض اوقات ۸ تاریخ کی بجائے ۷ تاریخ کو ہی منیٰ لے جاتے ہیں، ایسی صورت میں ۷/تاریخ کو ہی منیٰ روانہ ہونے سے پہلے احرام باندھ لیں۔

حج کا دوسرا دن

نویں تاریخ کو فجر کی نماز کے بعد سورج چڑھے منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہوں، عرفات پہنچتے پہنچتے دوپہر ہو جائے گی، آج فجر کی نماز کے بعد سے تلبیہ کے ساتھ تکبیر تشریق بھی شروع کر دیں اور تیرہویں کی عصر تک ہر نماز کے بعد مرد حضرات بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے تکبیر پڑھیں، نیز تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں۔

تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وقوف عرفات کا وقت نویں تاریخ کو زوال کے بعد

شروع ہوتا ہے، اگر کوئی میدان عرفات میں حاضر نہ ہوا تو اس کا حج نہیں ہوگا، اگر آسانی سے ممکن ہو تو وقوف عرفہ کی نیت سے غسل کرلیں، غسل کرنا سنت ہے۔

ضروری ہدایت

اگر کوئی حاجی غلطی سے میدان عرفات میں داخل نہ ہوسکا یا غلطی سے کہیں باہر بیٹھ کر آ گیا تو اسے علم ہونے کے بعد ضروری ہے کہ وہ صبح صادق سے پہلے پہلے کچھ دیر کے لیے میدان عرفات میں داخل ہو جائے تا کہ حج مکمل ہو سکے۔

وضاحت

جو لوگ دن میں زوال سے قبل یا زوال کے بعد

میدان عرفات میں پہنچ جائیں تو انہیں یہیں غروب آفتاب تک رہنا واجب ہے، اگر کوئی شخص غروبِ آفتاب تک نہ پہنچ سکا اور رات صبح صادق تک کسی وقت بھی میدان عرفات میں داخل ہوگیا تو اس کا وقوف ہوجائے گا، ایک لحظہ وقوف کے بعد واپس بھی آسکتا ہے۔

مشورہ

چونکہ مسجد نمرہ میں ازدحام زیادہ ہوتا ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ حجاج کرام اپنے خیموں میں ہی نماز کا اہتمام کریں۔

عرفات کے میدان میں توبہ واستغفار کریں، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں، دعائیں مانگیں، درود شریف اور

تلبیہ پڑھیں،اور یہ عمل مسلسل جاری رہنا چاہیے۔عصر کا وقت ہونے پر عصر کی نماز باجماعت پڑھیں ، اور پھر کھڑے ہو جائیں،الحاح وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگیں،جتنی دیر کھڑا ہونا ممکن ہو،کھڑے ہوکراور پھر بیٹھ کر دعائیں کریں ، یہ عمل مسلسل مغرب تک جاری رہے تو اچھا ہے،احرام کی حالت میں میدان عرفات میں زوال کے وقت پہنچنے سے حج ادا ہوجائے گا ،زوال کے بعد قبلہ رو ہوکر دعا کرے،تلبیہ پڑھے اور یہ تین تسبیحات کرلے تو بہتر ہے:

(ا)سومرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَـدِيـرٌ (۲) سومرتبہ سورۃ الاخلاص (۳) سومرتبہ درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیمَ، وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیمَ، إِنَّکَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ، وَ عَلَینا مَعَھُم ۔

اگر ہوسکے تو کتاب ''مناجاتِ مقبول'' بھی پڑھ لے۔

عرفات کے میدان میں غروب آفتاب تک ٹھہرنا ضروری ہے، کوئی شخص بھی عرفات کے میدان سے سورج غروب ہونے سے پہلے باہر نہ نکلے، غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہوں گے، مزدلفہ پہنچ کر اگر عشاء کا وقت ہو گیا ہو تو مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ملا کر پڑھیں، چاہے تنہا نماز ادا

کریں یا جماعت سے پڑھیں، یہاں بہر صورت ملا کر پڑھنا
واجب ہے، طریقہ اس کا یہ ہوگا کہ پہلے اذان دیں، پھر
تکبیر کہیں اور پہلے مغرب کے فرض جماعت سے پڑھیں،
پھر عشاء کے فرض جماعت سے پڑھیں، پھر مغرب کی
سنتیں پڑھیں، اس کے بعد عشاء کی سنتیں پڑھیں اور پھر
وتر پڑھیں، صرف ایک اذان دیں اور ایک تکبیر کہیں۔
نماز پڑھنے کے بعد اپنی ضروریات سے فارغ ہوکر کچھ
دیر آرام کریں، پھر آخری شب میں بیدار ہو جائیں، آج
کی رات سونے کی رات نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے
اور رونے کے رات ہے۔ جب صبحِ صادق ہو جائے اور یہ
یقین ہو جائے کہ صبح صادق ہو چکی ہے تو اوّل وقت میں

فجر کی اذان دیں اور جماعت سے فجر کی نماز ادا کریں۔ فجر کی نماز کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ استغفار کریں اور دعا مانگیں، درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ یہ وقوف مزدلفہ کہلاتا ہے جو واجب ہے، اور اس کا وقت دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق سے شروع ہو کر طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔

مسئلہ: جو شخص اس وقت میں ایک لمحہ کے لیے بھی مزدلفہ میں داخل ہو گیا، اس کا وقوفِ مزدلفہ ہو گیا، گو اس کو علم نہ ہو۔

نوٹ: عرفات اور مزدلفہ کے درمیان تقریباً تین کلومیٹر

کا فاصلہ ہے جو مزدلفہ اور عرفات کا حصہ نہیں ہے، بہت سے حجاج کرام اس میدان میں نویں ذوالحجہ کو عرفات میں داخل ہوئے بغیر اپنا حج خراب کر لیتے ہیں اور بہت سے حجاج کرام عرفات سے واپسی پر اس میدان کو مزدلفہ سمجھ کر مغرب وعشاء کی نماز وہاں پڑھ لیتے ہیں حالانکہ مزدلفہ کے بورڈ ابھی نہیں آئے ہوتے، اگر کوئی ایسی غلطی کرے تو وہ مزدلفہ میں داخل ہو کر دوبارہ مغرب وعشاء کی نماز پڑھے۔

مشورہ

جو حجاج گاڑی یا ٹرین سے آئیں وہ اپنا انتظام کر لیں، اگر ممکن ہو تو عرفات سے مزدلفہ پیدل آنا زیادہ بہتر ہے، کیونکہ گاڑی اور ٹرین کے انتظار میں کئی کئی گھنٹے صرف

ہوجاتے ہیں اور جو حجاج پیدل مزدلفہ آنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو انہیں چاہیے کہ عصر کے بعد وقوف کر کے غروبِ آفتاب سے قبل رفتہ رفتہ مزدلفہ کی طرف چلنا شروع ہوجائیں تاکہ غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ سے باہر نکلنے کی صورت میں گاڑیوں کے چلنے سے پہلے پیدل چلنے کے راستہ پر پہنچ جائیں۔

مشورہ

مزدلفہ میں داخل ہوتے ہی راستہ میں نہ بیٹھیں تاکہ گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو، نیز اپنی سہولت کے پیشِ نظر بھی فوراً یا کچھ وقفہ کے بعد منیٰ کے قریب پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ صبح کے ہجوم سے بچ سکیں، وہ حضرات

جن کے خیمے ہی مزدلفہ میں ہیں وہ اپنے خیموں میں پہنچ کر مغرب وعشا کی نماز پڑھ سکتے ہیں، رات کو وہاں آرام کر سکتے ہیں، یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ کھلے آسمان کی چھت تلے وقوف کریں۔

مستحب یہ ہے کہ مزدلفہ سے ستر کنکریاں چن لیں، اگرچہ باقی جگہ سے بھی کنکریاں اٹھانا جائز ہے، البتہ کسی مسجد سے یا جمرہ یا ناپاک جگہ سے کنکریاں اٹھا کر مارنا مکروہ ہے، کنکریاں چنے کے دانے کے برابر کھجور کی گٹھلی جیسی ہوں، زیادہ بڑی نہ ہوں۔

حج کا تیسرا دن

دس ذوالحجہ صبحِ صادق ہوتے ہی نماز فجر پڑھ کر

وقوف، دعا، استغفار کرلیں اور سورج نکلنے سے پہلے ہی منیٰ کو روانہ ہو جائیں، دسویں تاریخ کو منٰی میں پہلا کام یہ ہے کہ صرف بڑے شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں، کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ ایک ایک کر کے کنکری ماریں کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور تکبیر پڑھ کر ماریں تکبیر یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِّلرَّحْمٰنِ

اگر پوری تکبیر یاد نہ ہو تو صرف بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر کنکری ماریں، کنکریاں خود جا کر

مارنا واجب ہے، خواہ مرد ہو یا عورت، کسی دوسرے شخص سے کنکریاں لگوائیں تو اس کی کنکری ادا نہیں ہوگی، اس کے ذمے واجب باقی رہے گا اور ایک دم دینا پڑے گا۔ اگر کمزور مردوں اور خواتین کو دن میں کنکریاں مارنا دشوار ہوں تو وہ رات کو مغرب یا عشاء کے بعد جا کر کنکریاں مار لیں یا درمیانِ شب میں کنکریاں مارلیں، صبحِ صادق ہونے سے پہلے پہلے کنکریاں مار سکتے ہیں، البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسی بیمار یا کمزور ہو کہ وہ کھڑے ہو کر نماز بھی نہ پڑھ سکے، یا کوئی شخص اپاہج ہاتھ پاؤں سے معذور ہو، یا اندھا نابینا ہو اور پیدل یا سوار ہو کر سخت تکلیف کا اندیشہ ہو، تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی کنکری مار سکتا ہے۔

دسویں تاریخ کا دوسرا کام قربانی کرنا ہے، یہ حج کی قربانی اور دمِ شکر کہلاتی ہے آپ اسی نیت سے یہ قربانی کریں، دسویں تاریخ کا تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کٹانا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا ہے کہ مردوں کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ سر کے بال منڈوا دیں، لیکن اگر کسی کے بال لمبے اور پٹے ہیں تو ان میں سے ایک پورے کے برابر بال کٹوائے جا سکتے ہیں۔

دسویں تاریخ کو یہ تینوں کام ترتیب سے کرنے واجب ہیں (۱) بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا (۲) قربانی کرنا (۳) سر کے بال منڈوانا، اگر اس ترتیب کو کسی شخص نے بدل کر آگے پیچھے کر دیا تو دم واجب ہوگا، اس لیے

ضروری ہے کہ پہلے بڑے جمرے کوکنکریاں ماری جائیں پھر قربانی کی جائے اور پھر سر منڈوایا جائے ورنہ دم واجب ہوگا۔

سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد آپ پر سے وہ تمام پابندیاں ختم ہوگئیں جو احرام باندھتے وقت آپ پر لگی تھیں، البتہ میاں بیوی ایک دوسرے پر طوافِ زیارت تک حلال نہیں ہوتے، بال کٹوانے کے بعد آپ غسل کر لیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگا لیں، اور طواف زیارت کے لیے مکہ مکرمہ آجائیں۔

دسویں تاریخ کا چوتھا کام طوافِ زیارت کرنا ہے یہ طوافِ زیارت حج کا تیسرا فرض ہے، طوافِ زیارت

کرنے کے لیے آپ اسی طرح طواف کریں جس کا بیان عمرے کے طواف کے بیان میں گزر چکا ہے، نیز چونکہ اس طواف کے بعد سعی بھی ہے اس لیے پہلے تین چکروں میں رمل بھی کریں اور اگر احرام کی چادریں نہ اتاری ہوں تو دایاں کندھا بھی ننگا کرلیں۔

واضح رہے کہ طوافِ زیارت ادا کرنے کا وقت دس ذوالحجہ کے طلوع آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذوالحجہ کے غروب سے پہلے تک کرسکتے ہیں۔لہٰذا جیسے سہولت ہو ویسے کیا جائے۔لیکن بہتر یہی ہے کہ ۱۰/ یا ۱۱/ذوالحجہ کے اندر کرلیں، اگرچہ وقت بارہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔

مسئلہ: جو شخص ۱۲/ذوالحجہ کے غروب آفتاب کے

بعد طوافِ زیارت کرے گا اس پر دم واجب ہوگا، ان دنوں میں اگر عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو وہ بارہ تاریخ کے بعد بھی طوافِ زیارت کرسکتی ہے، اس پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا لیکن اگر دسویں کی صبح صادق کے بعد عورت پاک تھی اور اس دن میں اسے حیض آنے کا امکان تھا تو اگر اس کے پاس اتنا وقت تھا کہ وہ حیض آنے سے پہلے پورا طواف یا طوافِ زیارت کے چار چکر کرسکتی تھی مگر اس نے نہیں کیے اور حیض شروع ہوگیا تو بارہ کا آفتاب غروب ہونے کی صورت میں اس پر دم واجب ہوگا، نیز وہ عورت جو بارہ ذوالحجہ کو حیض یا نفاس سے ایسے وقت میں پاک ہوگئی کہ وہ غسل کرکے غروب آفتاب

سے پہلے پہلے پورا طوافِ زیارت یا طوافِ زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار چکر کرسکتی تھی اوراس نے نہ کیے تو بارہ تاریخ کے غروبِ آفتاب کے بعد طوافِ زیارت کرنے کی صورت میں اس پر بھی دم واجب ہوگا۔

دسویں تاریخ کا جوطوافِ زیارت ہے، وہ کسی شخص سے کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا۔ اگر کسی خاتون کو معذوری کے ایام شروع ہو جائیں اوراس نے اب تک طوافِ زیارت نہ کیا ہوتو طوافِ زیارت کے لیے وہاں اس کوٹھہرنا ضروری ہے، جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہن کر طوافِ زیارت کرے پھر صفا ومروہ کی سعی کرے،اس کے بعد واپس آئے۔

اگر کوئی مرد یا عورت طوافِ زیارت کیے بغیر وطن واپس آ گیا تو جب تک وہ واپس جا کر طواف زیارت نہیں کر لے گا اس وقت تک شوہر بیوی کے لیے اور بیوی شوہر کے لیے حرام رہیں گے۔ اس لیے طوافِ زیارت کو کسی حال میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں، اگر واپسی کی تاریخ آ جائے تو درخواست کر کے اپنی تاریخ آ گے بڑھا لیں اور اپنا عذر بیان کر دیں، لیکن طوافِ زیارت کئے بغیر ہرگز واپس نہ آئیں، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر اسی حالت میں طوافِ زیارت کرے، توبہ واستغفار بھی کرے اور ایک اونٹ یا گائے حدودِ حرم میں ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کا ان تینوں کاموں (رمی،

قربانی اور حلق) کے بعد کرنا سنت ہے اگر کوئی شخص ان
تین کاموں سے پہلے یا درمیان میں طوافِ زیارت
کرے تو اس کی بھی گنجائش ہے نیز حج کے تلبیہ کا وقت
دسویں ذوالحجہ کی پہلی کنکری پر ختم ہوجاتا ہے لیکن اگر کوئی
شخص کنکریاں مارنے سے پہلے طوافِ زیارت کرلے تو
تلبیہ طوافِ زیارت پر ختم ہوجائے گا۔

طوافِ زیارت کے بعد آپ کو حج کی سعی کرنی ہے۔
اس کے اعمال بھی ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے عمرے
کے بیان میں پڑھا ہے۔

طوافِ زیارت اور حج کی سعی کرنے کے بعد آپ
واپس منٰی آجائیں بلاضرورت مکہ مکرمہ نہ ٹھہریں، ان

راتوں میں منیٰ میں قیام مسنون ہے، منٰی کی یہ راتیں ذکر، اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی راتیں ہیں۔

حج کا چوتھا دن

گیارہویں ذوالحجہ کو صرف ایک کام کرنا ہے، تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں ، البتہ کنکریاں مارنے کا وقت آج زوال سے شروع ہوگا اور بارہویں کی صبح صادق تک رہے گا،لہٰذا اگر کسی شخص نے آج زوال سے پہلے کنکریاں مارلیں تو وہ کنکریاں ادانہیں ہوں گی اور دم واجب ہوگا لیکن اگر وقت میں کنکریاں دوبارہ مارلیں تو دم ساقط ہوجائے گا۔ پہلے چھوٹے شیطان (جومسجد خیف کی طرف ہے) کے سامنے آ کر پانچ چھ ہاتھ کے فاصلے

پر کھڑے ہو جائیں اور کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی
کے درمیان پکڑیں اور کنکری مارتے وقت تکبیر کہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ وَرِضًی لِلرَّحْمٰنِ

اور ایک ایک کر کے ستون (جو آج کل دیوار نما شکل
میں ہے) کی جڑ میں کنکریاں ماریں کنکریاں اس حوض
کے اندر گرنی چاہئیں، اگر کوئی کنکری اس حوض کے باہر گر
گئی تو وہ کنکری ادا نہیں ہوئی، اس کی جگہ دوسری کنکری
ماریں۔ سات کنکریاں مارنے کے بعد ستون سے ذرا
دور ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور بیت اللہ شریف کی
طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں، دعا کرنے کے

بعد درمیانے شیطان کی طرف چلیں ، وہاں پہنچ کر اس کو
بھی اس طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ایک ایک
کر کے ماریں، کنکریاں مارنے کے بعد ایک طرف ہٹ
کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعا کریں ، دعا کرنے
کے بعد بڑے شیطان کی طرف آئیں اور اس کو بھی اس
طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں، لیکن تینوں
دن بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی
ہے بلکہ کنکریاں مارنے کے بعد نکلتے چلے جائیں۔

تینوں شیطانوں کو ترتیب وار کنکریاں مارنا سنت ہے،
پہلے چھوٹے کو، پھر درمیانے کو، پھر بڑے کو، رات کو منٰی
ہی میں قیام کریں، باجماعت نماز کا اہتمام کریں ،

تلاوت کریں ذکر کریں، توبہ واستغفار کریں ، دعائیں مانگیں، اگلے دن بارہویں تاریخ ہے۔

حج کا پانچواں دن

بارھویں تاریخ کو تینوں شیطانوں کو زوال کے بعد کنکریاں مارنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر آجائیں ،جیسا کہ آجکل یہی معمول ہے کہ بارھویں تاریخ کی شام کو منیٰ سے لوگ مکہ مکرمہ آجاتے ہیں۔

مسئلہ: بارہویں کی کنکری مارکر غروب آفتاب کے بعد نکلنا مکروہ ہے، اگر اسے تیرہویں کی صبح صادق منیٰ میں ہوگئی تو اب اس پر کنکری مارنا واجب ہے، اگر بغیر

کنکری مارے منیٰ سے نکل گیا تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص تیرہویں کی کنکریاں مارنا چاہے تو منیٰ ہی میں ٹھہرا رہے، تیرہویں کی کنکری کا وقت صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہے، لیکن زوال کے بعد کنکری مارنا بلا اختلاف جائز اور بہتر ہے۔

مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد ادب واحترام کے ساتھ مکہ میں قیام کریں، مسجد الحرام میں جماعت کی نماز کا اہتمام کریں، اور پابندی سے قرآن کریم کی تلاوت کریں، زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کریں، نفلی عمرے بھی کریں۔ نفلی عمرے کے لیے آپ کو حدودِ حرم سے باہر جا کر عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا، اس کے لیے دو جگہیں مشہور

ہیں، ایک مقام ''جعرانہ'' ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر ہے وہاں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کرلیں، یا دوسری جگہ مقام ''تنعیم'' ہے جو مسجد عائشہ کے نام سے مشہور ہے۔

مسئلہ: ان دو جگہوں کے علاوہ بھی حدودِ حرم سے باہر مقام ''حِل'' سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز ہے۔

یاد رکھیے! عمروں کی کثرت کے مقابلے میں طواف کی کثرت زیادہ افضل ہے۔ جس دن آپ کو مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا ہو، اس دن آپ ایک آخری طواف کرلیں۔ جو حضرات پہلے مدینہ طیّبہ نہیں گئے وہ مدینہ طیّبہ جائیں گے اور جو حضرات پہلے مدینہ طیّبہ جا چکے ہیں

وہ اپنے وطن کے لیے روانہ ہوں گے۔

جس دن آپ کو مکہ مکرمہ چھوڑنا ہے، اس دن آپ آخری طواف کرلیں، اور یہ آخری طواف طوافِ وَداع کہلاتا ہے اس کو طوافِ رخصتی بھی کہتے ہیں، نہ اس میں اضطباع ہوگا، نہ اس طواف میں رمل ہوگا، اور نہ ہی اس طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی ہوگی۔ بیت اللہ کے سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں استلام کریں، سات چکر لگانے کے بعد آٹھواں استلام کریں، طوافِ زیارت کے بعد جو طواف بھی کریں گے اس سے طوافِ وداع ادا ہوجائے گا، باہر سے جانے والوں کے لیے یہ طوافِ وَداع واجب ہے، لیکن اگر کسی خاتون کے معذوری کے

ایام شروع ہو جائیں تو طوافِ وَداع اس خاتون سے معاف ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: آفاقی کے لیے یہ طواف واجب ہے، البتہ اگر طوافِ زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف کرلیا تو اس سے بھی طوافِ وداع ادا ہوجائے گا۔

اس کے بعد تین کام کریں، یعنی ملتزم پر دعا کریں، اگر موقع ملے تو مرد حضرات ملتزم سے چمٹ کر الحاح وزاری سے دعا کریں، خواتین کے لیے مردوں کی حدود میں جانا جائز نہیں۔

دو رکعت نفل طواف مقام ابراہیم پر پڑھیں اور اس کے بعد زمزم کا پانی پی کر دعا کریں اور بیت اللہ پر آخری

نظر ڈالتے ہوئے دل میں پھر حاضری کی تمنا و آرزو لیے یہ دعا کرے کہ اے اللہ! یہ حاضری میری آخری حاضری نہ ہو۔

حج وعمرہ کے چند ضروری مسائل

عمرہ وحج کے مختصر طریقہ کے بعد اب ان سے متعلق معلم الحجاج وغیرہ سے چند ضروری مسائل ذکر کیے جارہے ہیں۔

عمرہ کے فرائض وواجبات

عمرہ میں دو فرض ہیں: (۱) احرام (یعنی نیت اور تلبیہ کہنا) (۲) طواف۔ اور دو واجب (۱) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (۲) حلق یا قصر۔

فرائض حج

حج کے فرض تین ہیں: (۱) احرام یعنی دل میں حج کی نیت کرنا اور تلبیہ کہنا (۲) وقوفِ عرفہ (۳) طوافِ زیارت۔

مسئلہ: ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ: ان تینوں فرائض کا ترتیب وار اور ان کے مخصوص وقت اور مکان میں ادا کرنا واجب ہے۔

واجباتِ حج

حج کے واجبات چھ ہیں: (۱) وقوفِ مزدلفہ (۲) صفا

اورمروہ کے درمیان سعی (۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا (۴) حج قران اور حج تمتع والے کے لیے قربانی کرنا (۵) حلق یا قصر کروانا (۶) آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کے لیے طوافِ وداع کرنا۔

مسئلہ: واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا تو حج ہو جائے گا خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر۔ لیکن اس کی جزا لازم ہوگی، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزا لازم نہیں آئے گی۔

بلاواسطہ حج کے واجبات یہی چھ ہیں، البتہ حج کے افعال کے واجبات اور بھی ہیں، مثلاً احرام کے واجبات یا طواف وغیرہ کے واجبات۔ تفصیل معلم الحجاج میں دیکھ لیں۔

میقات، تلبیہ اور احرام

مسئلہ: پاکستان اور ہندوستان والوں کے لیے میقات یلملم ہے۔

مسئلہ: واجباتِ احرام دو ہیں: (۱) اگر میقات سے پہلے احرام نہ باندھا ہو تو میقات سے احرام باندھنا (۲) ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔ (ممنوعاتِ احرام اگرچہ عذر کی حالت میں کیے جائیں تب بھی جزا واجب ہوتی ہے)۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسلمان عاقل بالغ جو میقات سے باہر رہنے والا ہے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے خواہ حج وعمرہ کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے میقات پر سے بلا احرام باندھے آگے گزر جائے گا تو

گنہگار ہوگا اور میقات کی طرف لوٹنا واجب ہوگا اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات سے آگے سے ہی احرام باندھ لیا تو ایک دم دینا واجب ہوگا اور اگر کسی بھی میقات پر واپس آ کر احرام باندھ لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر میقات سے گزر کر احرام باندھا اور پھر میقات پر واپس نہیں آیا یا کچھ افعال شروع کرنے کے بعد واپس آیا تو دم ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ: احرام کے لیے نیت اور تلبیہ (یا اور کوئی ذکر جو اس کے قائم مقام ہو جیسے **لاالٰہ الا اللّٰہ، الحمد للّٰہ، اللّٰہ اکبر**) کا ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ: دو رکعت نفل احرام کی نیت سے ایسے وقت

میں پڑھنا مسنون ہے کہ وقت مکروہ نہ ہو۔

مسئلہ: احرام بغیر نفل نماز کے باندھنا جائز ہے۔ لیکن مکروہ ہے، البتہ اگر مکروہ وقت ہے تو پھر نفل پڑھے بغیر احرام باندھنا مکروہ نہیں۔

مسئلہ: عورت کو حیض اور نفاس میں چونکہ نماز پڑھنی ناجائز ہے اس لیے غسل یا وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ: عورت کا احرام مرد کے احرام کی طرح ہے صرف یہ فرق ہے کہ عورت کو سر ڈھانکنا واجب ہے اور منہ پر کپڑا لگانا منع ہے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے جائز ہیں۔

مسئلہ: عورت کو اجنبی مردوں کے سامنے بے پردہ

ہونا منع ہے اس لیے کوئی چیز پیشانی کے اوپر لگا کر کپڑا
ڈال لے تا کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

مسئلہ: عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے صرف
اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن لے۔

مسئلہ: تلبیہ یعنی **لبیک اللّٰھم لبیک** ...... کا
زبان سے کہنا شرط ہے صرف دل میں کہہ لیا تو کافی نہ ہوگا۔

مسئلہ: ہر ایسا ذکر جس سے حق تعالیٰ کی تعظیم مقصود
ہو تلبیہ کے قائم مقام ہوسکتا ہے جیسے لَا اِلٰـــہَ اِلَّا الـــلّٰـــہُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وغیرہ۔

مسئلہ: عورت کو حیض میں تمام افعال کرنے جائز
ہیں صرف طواف اور سعی کرنا منع ہے اگر احرام سے پہلے

حیض آجائے تو غسل کر کے احرام باندھ کر سب افعال کرے مگر طواف اور سعی نہ کرے اور نہ ہی اس حالت میں مسجد الحرام میں داخل ہو۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مردوں کو قدم کے درج ذیل حصوں کو کھلا رکھنا ضروری ہے: (۱) پاؤں کے درمیان کی ہڈی نیچے تک (۲) دونوں ٹخنے اور (۳) وسط قدم کی ہڈی کے محاذات (یعنی سیدھ) میں اور ٹخنوں کی ہڈی کی سیدھ میں واقع ایڑی سے اوپر کی پچھلی ہڈی کو کھلا رکھنا واجب ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ایڑی بھی کھلی رکھی جائے۔ (فتویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی، غیر مطبوعہ، فتویٰ نمبر ۵۳/ ۱۵۰۹، مؤرخہ ۷/۴/۱۴۳۴ھ)

مسئلہ: اضطباع صرف اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو، اس کے علاوہ احرام کی حالت میں اضطباع نہیں ہے۔

استلام (حجر اسود کو بوسہ دینا)

مسئلہ: حجر اسود کو ہاتھ لگانا اور چومنا اس وقت مسنون ہے جب کسی کو تکلیف نہ ہو کسی مسلمان کو سنت کی وجہ سے تکلیف دینا حرام ہے اس لیے دھکے دے کر استلام نہ کرے، بلکہ ایسے وقت صرف دونوں ہاتھ حجرِ اسود کو لگائے اور ہاتھوں کو چوم لے اور اگر ایک ہاتھ لگائے تو داہنا ہاتھ لگائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھوئے اور اس لکڑی کو بوسہ دے اگر یہ بھی

نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں
کو حجر اسود کی طرف اس طرح کرے کہ پشت ہتھیلیوں کی
اپنے چہرے کی طرف رہے اور یہ نیت کرے کہ حجر اسود پر
رکھی ہیں اور تکبیر و تہلیل (اللّٰہ اکبر، لاالہ الا اللّٰہ)
کہے اور ہتھیلیوں کو بوسہ دے لے۔

مسئلہ: استلام فقط سنت ہے، اگر کسی چکر میں استلام
کرنا بھول جائے تو کوئی چیز واجب نہیں ہوتی، استلام
بھولنا معاف ہے چکر شمار ہوگا۔

مسئلہ: حجر اسود پر چونکہ خوشبو لگی ہوتی ہے اس لیے
طواف کرنے والا محرم ہو تو اس کے لیے حجر اسود کو ہاتھ لگانا
اور بوسہ دینا جائز نہیں بلکہ وہ ہاتھوں سے اشارہ کر کے

ہاتھوں کو بوسہ دے۔

مسئلہ: حجر اسود پر چاندی کا حلقہ لگا ہوا ہے استلام کے وقت اس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ بہت سے ناواقف استلام کے وقت اس کو ہاتھ لگاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

طواف اور دوگانہ نمازِ طواف

مسئلہ: ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور اگر آسانی ہو تو یہ نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا مستحب اور افضل ہے، اگر وہاں ممکن نہ ہو تو پوری مسجد الحرام میں کہیں بھی پڑھ لے، اس کے بعد حرم میں، اس کے علاوہ کسی اور جگہ پڑھنا اور تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ لیکن دوگانہ واجب الطّواف کا پڑھنا بہرحال ضروری ہے،

معاف نہیں ہوں گے، وہاں نہ پڑھے تو گھر پر پڑھے اور توبہ واستغفار بھی کرے۔

مسئلہ: جب دوگانہ طواف پڑھے تو کندھے ڈھانک کر پڑھے اضطباع کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ اضطباع صرف طواف میں ہوتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں یہ نماز نہ پڑھی تو اس کو ادا کرنا واجب ہے ذمہ سے ساقط نہ ہوگی، تمام عمر میں ادا کرسکتا ہے۔

مسئلہ: دوگانہ طواف مکروہ وقت میں پڑھنا مکروہ ہے اور اعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر طواف کے بعد مکروہ وقت ہو بغیر نفل

پڑھے دوسرا طواف کرسکتا ہے، پھر آخر میں دونوں یا تینوں طواف کی طرف سے الگ الگ دو رکعت پڑھ لے، اسی طرح عمرہ کا طواف کرنے والا اگر ایسے وقت میں فارغ ہو کہ مکروہ وقت ہو تو بغیر واجب الطّواف نفل ادا کیے، سعی کرسکتا ہے، نماز واجب الطّواف بعد میں پڑھے، اگر کسی شخص نے نماز عصر کے بعد طواف کیا تو نماز واجب الطّواف مغرب کے فرض ادا کرنے کے بعد پڑھ لے اور اگر مغرب کی اذان کے بعد فرضوں سے پہلے وقت میں گنجائش ہو تو اس وقت میں پڑھ لے۔

مسئلہ: اگر قصداً کسی نے آٹھواں چکر بھی کرلیا تو پھر چھ چکر اور ملا کر پورا طواف کرنا واجب ہے۔ گویا اب

دوطواف ہوجائیں گے۔

مسئلہ: ساتویں چکر کے بعد وہم یا وسوسہ سے آٹھواں چکر کرلیا تب بھی اس کو دوسرا طواف پورا کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: اگر آٹھواں چکر کیا اور گمان یہ تھا کہ یہ ساتواں ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ آٹھواں ہے تو پھر دوسرا طواف لازم نہیں۔

مسئلہ: طواف میں اگر عورت مرد کے ساتھ ہو جائے تو طواف فاسد نہیں ہوتا، نہ مرد کا نہ عورت کا۔

رمل (اکڑ کر چلنا)

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس میں پہلے تین چکروں میں رمل بھی ہوتا ہے اور جس کے بعد سعی

نہیں اس میں رمل نہیں ہوتا۔

مسئلہ: طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل سنت ہے، آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے، اگر بھولے یا عذر سے پہلے تین چکروں میں یا کسی ایک دو چکر میں رمل نہ کرے تو باقی چکروں میں رمل نہ کرے اور اس پر کوئی جزا بھی واجب نہیں۔

مسئلہ: سارے طواف (یعنی ساتوں چکروں میں) رمل کرنا مکروہ ہے لیکن کرنے سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ: کسی مرض یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر رمل نہیں کرسکتا تو کچھ حرج نہیں، بلا عذر رمل نہ کرنا خلافِ سنت اور مکروہ ہے، تاہم اگر بغیر عذر کے بھی رمل نہ کیا تو کوئی

جزا واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ: عورتوں کو مردوں کے ساتھ مل کر طواف کرنا اور خوب دھکم دھکا کرنا جیسا کہ اکثر عورتیں آج کل کرتی ہیں حرام ہے۔ عورتوں کو رات یا دن کو ایسے وقت طواف کرنا چاہیے کہ مردوں کا ہجوم نہ ہو اور طواف میں مردوں سے جہاں تک ہوسکے علیحدہ رہنا چاہیے۔

محاذات کے مسائل

مسئلہ: نماز میں اگر عورتوں کی صف آگے اور مردوں کی صف عورتوں کی صف کے پیچھے ہو تو مردوں کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: محاذات کی صورت میں نماز کے فاسد

ہونے کی چند شرطیں ہیں:

(۱) عورت کا قابلِ جماع ہونا، بالغ ہو یا نا بالغ (۲) دونوں کا ایک نماز میں شریک ہونا (۳) درمیان میں حائل یا ایک آدمی کی جگہ خالی نہ ہونا (۴) عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرط پایا جانا یعنی مجنون اور حیض ونفاس والی نہ ہونا (۵) ایک رکن مثلاً رکوع یا سجدہ کی مقدار کم از کم برابر کھڑے ہو کر نماز میں شریک رہنا (۶) دونوں کا تحریمہ ایک ہونا یعنی دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں یا عورت مرد کی مقتدی ہو (۷) امام کا عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت کرنا اگر نیت نہ کی ہوتو مردوں کی نماز فاسد نہ ہوگی عورت کی فاسد ہو جائے گی۔

صفا اور مروہ کی سعی

مسئلہ: سعی ہمارے نزدیک واجب ہے، اور سعی طواف کے بعد متصل کرنا سنت ہے، فوراً کرنا واجب نہیں اگر کسی عذر یا تکان کی وجہ سے فوار طواف کے بعد نہ کر سکے تو مضائقہ نہیں بلا عذر تاخیر مکروہ ہے۔

مسئلہ: سعی کے سات چکر ہیں اور صفا سے مروہ تک ایک چکر ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا۔ اسی طرح سات چکر ہونے چاہئیں، ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

مسئلہ: سعی کا صفا اور مروہ کے درمیان ہونا رکن ہے اگر ان دونوں کے درمیان میں سعی نہیں کی بلکہ ادھر ادھر کی تو سعی نہ ہوگی۔

مسئلہ: اگر طواف اور سعی کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہوجائے تب بھی کوئی جزاء واجب نہیں ہوتی۔

مسئلہ:: طواف قدوم کے بعد کسی نے سعی نہیں کی اور وقوف عرفہ کرلیا تو اب طواف زیارت سے پہلے وقوف کے بعد سعی کرنا جائز نہیں بلکہ طواف زیارت کے بعد سعی کرے۔

وقوف عرفہ

مسئلہ: عرفات کے میدان میں غروب آفتاب تک ٹھہرنا واجب اور ضروری ہے، کوئی شخص بھی عرفات کے میدان سے سورج غروب ہونے سے پہلے باہر نہ نکلے، اگر کوئی شخص باہر نکل گیا ہے، اور غروب آفتاب سے پہلے اندر واپس نہیں آیا تو اس پر ایک دم (یعنی ایک

بکری ذبح کرنا) واجب ہوگا۔

مسئلہ: حج کا وقت ۹/ ذوالحجہ کے زوال سے ۱۰/ ذوالحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

مسئلہ: اگرامام مقیم ہوتو میدان عرفات میں دونوں نمازیں پوری پڑھے اور مقتدی بھی پوری پڑھیں خواہ مقیم ہوں یا مسافر اور اگرامام مسافر ہے تو قصر کرے اور جو مقتدی مسافر ہیں وہ بھی قصر کریں اور جو مقیم ہیں وہ پوری پڑھیں۔

مسئلہ: وقوف کا عرفات میں ہونا ضروری ہے، اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو۔

وقوفِ مزدلفہ

مسئلہ: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھا

پڑھنے کی یہ شرطیں ہیں:

(۱) حج کا احرام ہونا (۲) وقوف عرفہ پہلے کرنا (۳) دسویں ذوالحجہ کی رات ہونا (۴) مزدلفہ میں جمع کرنا (۵) عشاء کا وقت ہونا (۶) دونوں نمازیں ترتیب سے پڑھنا

مسئلہ: مزدلفہ کا وقوف صحیح ہونے کے لیے وقوف سے پہلے احرام کا ہونا اور وقت کے اندر مزدلفہ میں وقوف کرنا شرط ہے، وقت یہاں کے وقوف کا صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے، اگر کوئی شخص سورج نکلنے کے بعد یا صبح صادق سے پہلے وقوف کرے گا تو وقوف صحیح نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر راستہ چلتے بھی اس وقت میں مزدلفہ سے کوئی گزر جائے تو وقوف ہو جائے گا، خواہ سوتے جاگتے،

بے ہوشی یا کسی حال میں ہو، مزدلفہ کا علم ہو یا نہ ہو، جیسے وقوفِ عرفہ کا حکم ہے کہ ہر حال میں صحیح ہو جاتا ہے۔

رمی (کنکریاں مارنا)

مسئلہ: رمی کرنا واجب ہے، رمی کے چھوڑنے سے دم واجب ہے۔

مسئلہ: دسویں کو رمی کا وقت صبح صادق سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے، اگر گیارہ تاریخ کی صبح صادق ہوگئی اور رمی نہ کی تو دم واجب ہوگا اور رمی کی قضا بھی واجب ہوگی، اور دسویں کی صبح صادق سے پہلے رمی جائز نہیں ہے، اگر کرے گا تو صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: ۱۰ر تاریخ کو جمرۂ اُخریٰ (بڑا جمرہ) پر پہلے کنکری

کے ساتھ تلبیہ بند کر دے اور اس کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: گیارہویں اور بارہویں ذوالحجہ میں تینوں جمرات کی رمی واجب ہے اور ان دونوں دنوں کی رمی کا وقت زوال سے شروع ہو کر دوسرے دن صبح صادق تک رہتا ہے مگر زوال سے غروب تک وقتِ مسنون ہے اور غروب سے صبح صادق تک وقتِ مکروہ ہے، اور صبح صادق کے بعد قضا کا وقت شروع ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر گیارہویں کی رمی بارہویں کی صبح صادق ہو جانے کے بعد تک مؤخر کر دی تو قضا اور دم دونوں لازم ہوں گے اسی طرح بارہویں کے دن کی کنکری میں اتنی دیر کر دی کہ تیرہویں کی صبح صادق ہو گئی، تو قضا اور دم دونوں لازم ہوں گے۔

مسئلہ: اگر کسی دن کی پوری یا اکثر رمی اس کے وقتِ معین میں نہ ہوسکی تو قضا واجب ہوگی اور دم بھی واجب ہوگا، اسی طرح اگر بالکل کسی روز بھی رمی نہیں کی اور رمی کا وقت نکل گیا تب بھی ایک دم واجب ہوگا، رمی کی قضا کا وقت تیرہویں کے غروب تک ہے، غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہوجاتا ہے، اگر رمی نہ کی ہوتو صرف دم واجب ہوتا ہے۔

قربانی اور حلق وقصر

مسئلہ: شکریہ حج کی قربانی مُفْرِد (جو صرف حج کر رہا ہو) کے لیے مستحب ہے، اور قارن اور متمتع کے لیے حجامت سے پہلے قربانی واجب ہے، حج تمتع والے کے لیے شیطان کو کنکریاں مارنے، حج کی قربانی اور حلق میں ترتیب واجب

ہے،اس لیے حلق یا قصر رمی اور ذبح کے بعد کرے۔

ضروری وضاحت

شکریہ حج کی قربانی حج تمتع والے پر واجب ہے اور اسے یہ قربانی دم شکر کی نیت سے کرنی ضروری ہے،اس میں عیدالاضحیٰ کی قربانی کی نیت نہ کرے ورنہ دمِ شکرادا نہ ہوگا۔

مسئلہ: جو حاجی مسافر ہو مکہ مکرمہ میں مقیم نہ ہو اس پر عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں ہے،اور اگر مقیم ہے اور صاحبِ نصاب ہے تو واجب ہے، جو شخص مکہ معظّمہ میں پندرہ دن ٹھہرے وہ مقیم ہے،بعض علماء کے نزدیک ایام حج کو ملا کر اگر پندرہ دن بنتے ہوں تب بھی مقیم ہے،اس لیے اگر یہ شخص صاحبِ نصاب ہے تو اس پر عیدالاضحیٰ کی

قربانی واجب ہے ورنہ نہیں، نیز مقیم شخص پر نماز میں قصر جائز نہیں، اس کو نماز پوری ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: حج کی قربانی حدودِ حرم کے اندر ایام نحر میں کرنا ضروری ہے البتہ عیدالاضحیٰ کی واجب قربانی اپنے وطن میں یا حرم شریف جہاں چاہے کرسکتا ہے۔

مسئلہ: ذبح سے فارغ ہوکر چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھول سکتا، تمام سر کے بال منڈانا یا کٹانا سنت ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی گنجا ہے اور اس کے سر پر بالکل بال نہیں ہیں تو بھی سر پر استرہ پھیرنا واجب ہے۔

مسئلہ: حلال ہونے کے وقت (یعنی جب سب

ارکان ادا کر چکا ہو اور صرف بال منڈوانے یا کتروانے باقی ہوں تو) مُحرِم کے لیے اپنا یا کسی دوسرے شخص کا سر مونڈنا یا بال کاٹنا جائز ہے، اگرچہ اس کے بال ابھی کٹوانا باقی ہوں، اس سے جزا واجب نہ ہوگی۔

مسئلہ: حجامت کرانے کے لیے یہ شرط ہے کہ ایام نحر میں یعنی دسویں ذوالحجہ سے بارہویں ذوالحجہ تک کرائے، نیز یہ حرم میں ہونا ضروری ہے، اگر اس وقت کے علاوہ یا کسی دوسری جگہ حجامت کرائے گا تو حلال ہو جائے گا لیکن دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: حجامت کے بعد احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں سوائے بیوی سے صحبت اور بوس و کنار کے کہ یہ

طوافِ زیارت کے بعد جائز ہوتا ہے، اس سے پہلے نہیں۔

مسئلہ: عورت کو سر منڈانا حرام ہے، کم سے کم چوتھائی سر کے بال ایک انگلی کے پورے کی مقدار کاٹنا واجب ہے اور پورے سر کے بال انگلی کے پورے کی مقدار کاٹنا بہتر ہے۔

طوافِ زیارت

مسئلہ: طواف زیارت رکن اور فرض ہے، اس کا اول وقت دسویں ذوالحجہ کی صبح صادق ہے، اس سے پہلے جائز نہیں اور آخری وقت باعتبار وجوب کے ایام نحر (ذوالحجہ کی بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب سے پہلے تک) ہے، اس کے بعد اگر کیا جائے تو صحیح ہو جائے گا

لیکن دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کے بعد عورت سے صحبت وغیرہ بھی حلال ہوجاتی ہے لیکن اگر کسی نے یہ طواف نہ کیا تو اس کے لیے عورت سے صحبت اور بوس وکنار جائز نہ ہوگا اگرچہ سالہا سال گزرجائیں، طواف کرے گا تو جائز ہوگا۔

طوافِ وداع

مسئلہ: طوافِ وداع آفاقی (میقات سے باہر رہنے والے حاجی) پر واجب ہے، طوافِ زیارت کے بعد جو طواف بھی کرے گا، وہ طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔ اہل حرم، اہل میقات اور حیض ونفاس والی عورت اور مجنون اور نابالغ پر واجب نہیں۔

سفر مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وکرامۃً

حج یا عمرہ کے مبارک سفر پر حاضر ہونے والے خوش قسمت افراد چونکہ لازمی طور پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً وکرامۃً بھی حاضر ہوتے ہیں، سرور کائنات فخر موجودات تاجدار مدینہ سیدنا حبیبنا وشفیعنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بالاجماع اعظم قربات اور افضل طاعات میں سے ہے اور ترقیٔ درجات میں سب وسائل سے بڑا وسیلہ ہے، خود رسالت مآب فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کی ترغیب دی ہے اور باوجود قدرت کے زیارت نہ کرنے والوں کو بے مروت اور ظالم فرمایا، لہٰذا

پروگرام کے مطابق مکہ سے روانہ ہو جائیں اور مدینہ منورہ حاضری دیں اور اس کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوش نصیبی سمجھیں۔

آدابِ دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ منورہ کی طرف سفر کرتے ہوئے درود شریف کی کثرت کرتے رہیں، جب مدینہ منورہ قریب آجائے اگر اپنے اختیار میں ہو تو سواری کو تیز کرلیں، اور جب شہر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار نظر آنے لگیں تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِکَ فَاجْعَلْ دُخُوْلِیْ فِیْهِ وِقَایَةً لِیْ مِنَ النَّارِ وَأَمَا نًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَیَّ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ،

وَارْزُقْنِیْ فِیْ زِیارَۃِ قَبْرِ نَبِیِّکَ صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وسلم ما رَزُقْتَہُ أوْلِیاء َکَ وأھْلَ طَاعَتِکَ، واغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْؤُول.

اے اللہ! یہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم ہے، آپ اس میں میرا داخلہ جہنم سے بچاؤ اور عذاب اور برے حساب سے امن وحفاظت کا ذریعہ بنا دیجیے۔ یا اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے، اور مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت سے وہ برکات عطا فرمایئے جو آپ نے اپنے اولیاء اور اپنے فرماں برداروں کو نصیب فرمائیں، اور مجھے بخش دیجیے اور مجھ پر رحم فرمایئے، اے بہترین سوال کیے جانے والے۔

جب مدینہ منورہ میں داخل ہوتو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ بَارِک لَنَا فِیھَا ، پھر یہ دعا پڑھے۔ اللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَا ھا وَحَبِّبْنَا إلٰی أَھلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیّ أَھلِھَا إلَیْنَا اور یہ بھی پڑھے: اللّھمّ اجْعَلْ لَنَا بِھَا قَرَاراً وَرِزْقاً حَسَناً۔

مسجد نبوی میں حاضری کے آداب

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اپنے کمرہ میں سامان وغیرہ رکھ کر غسل کر کے، اچھے کپڑے پہن کر اور عطر لگا کے نہایت ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی شریف حاضری دے، مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اور بایاں پاؤں بعد میں رکھے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

پھر اگر ریاض الجنہ میں بآسانی موقع مل جائے اور مکروہ وقت نہ ہو تو تحیۃ المسجد کی نیت سے دو رکعتیں ادا کرے۔

اگر ریاض الجنۃ میں موقع نہ ملے تو مسجد نبوی شریف میں کہیں بھی دو رکعت نفل پڑھ لے۔

روضۂ اقدس پر صلاۃ وسلام

پھر نہایت ادب واحترام کے ساتھ باب السلام سے داخل ہوکر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے، محبت سے دل لبریز ہو، آنکھیں نم ہوں، مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں دھیمی آواز میں نگاہ نیچی رکھتے ہوئے صلاۃ وسلام پیش کرے، اور تصور کرے کہ ناکارہ غلام آقا کی خدمت میں حاضر ہے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس درود وسلام سن رہے ہیں، چاہے تو ان الفاظ میں صلاۃ وسلام پیش کرے:

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ،

الـصَّـلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَـلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْکَ يَا رَافِعَ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَـلَيْکَ يَا صَاحِبَ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ،
اَلـصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مُخْرِجَ النَّاسِ بِاِذْنِ
الـلّٰـهِ مِـنَ الـظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ،اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَـلَيْکَ يَـا مُـخْـرِجَ النَّاسِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِاِلٰی
عِبَـادَـةِ الـلّٰهِ وَحْدَهٗ،اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا
مُخْرِجَ النَّاسِ مِنْ جَوْرِ الْاَدْيَانِ اِلٰی عَدْلِ الْاِسْلَامِ
وَمِـنْ ضِيْـقِ الـدُّنْيَـا اِلٰی سَعَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِـرَةِ،

اَلـصَّـلٰو ةُ وَالسَّلَا مُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ النِّعْمَةِ اَلْجَسِيْمَةِ، اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ الْـمِنَّةِ الْعَظِيْمَةِ،اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اَمَنَّ خَـلْقِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ،اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ وَاَنَّکَ عَبْدُه وَرَسُوْلُه قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْـتَ الْاَمَـانَةَ وَنَـصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَّ اللّٰهَ حَتّٰى اٰتَاکَ الْيَقِيْنُ فَـجَـزَاکَ الـلّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَيْرَ مَاجَزٰى نَبِيًّا عَـنْ اُمَّتِـهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ خَلْقِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْـوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّه اِنَّکَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

آپ پر صلوٰۃ وسلام اے اللہ کے رسول! آپ پر
صلوٰۃ وسلام اے اللہ کے نبی! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے
اللہ کے حبیب! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے صاحب خلق
عظیم! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے قیامت کے دن لواء الحمد
بلند کرنے والے! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے صاحب مقام
محمود! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے اللہ کے حکم سے لوگوں کو

تاریکیوں سے روشنی میں نکال کر لانے والے! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے لوگوں کو بندوں کی بندگی سے اللہ کی بندگی میں داخل کرنے والے! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے لوگوں کو مذاہب کی ناانصافی سے نکال کر اسلام کے عدل وانصاف میں داخل کرنے والے اور دنیا کی تنگی سے نکال کر دنیا اور آخرت کی وسعت میں پہنچانے والے! آپ پر صلوٰۃ وسلام اے انسانیت کے سب سے بڑے محسن اے انسانوں پر سب سے بڑھ کر شفیق اے وہ جس کا اللہ کی مخلوق پر اللہ کے بعد سب سے بڑا احسان ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں، آپ

نے اللہ کا پیغام پوری طرح پہنچا دیا، امانت کا حق ادا کر دیا،
امت کی خیر خواہی میں کسر نہیں رکھی، اللہ کے راستے میں
پوری پوری کوشش کی اور وفات تک اللہ کی عبادت میں
مشغول رہے، اللہ آپ کو اس امت اور اپنی مخلوق کی
طرف سے بہترین جزا دے جو کسی نبی اور رسول کو اس کی
امت اور اللہ کی مخلوق طرف سے ملی ہو اور اے اللہ تو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو قرب و بلندی اور وہ مقام محمود عطا فرما
جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو اپنے
وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور ان کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرما جیسی تو نے ابراہیم
اور آل ابراہیم پر نازل فرمائیں تو حمید و مجید ہے اے اللہ!

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکتیں نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم وآل ابراہیم پر نازل فرمائیں بے شک تو حمید ومجید ہے۔

یا ان الفاظ میں درود وسلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، وَاَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَجَاھَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ فَجَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ خَیْرَ مَاجَزٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَرَسُوْلاً عَنْ خَلْقِہٖ۔

اے اللہ کے پیغمبر آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور
اس کی برکتیں ہوں! یا رسول اللہ میں آپ کے سامنے
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے
لائق نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک اور ساجھی بھی نہیں
ہے اور بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور
رسول ہیں۔ اور میں اس کی بھی شہادت دیتا ہوں (اور
ان شاء اللہ قیامت میں اللہ کے سامنے بھی یہ شہادت
دوں گا) کہ آپ نے اس کا پیغام پہنچا دیا امانت کا حق ادا
کر دیا اور امت کی خیر خواہی میں کوئی کسر نہ رکھی اور گمراہی
اور تاریکی کو بالکل دور کر دیا۔ اور اللہ کی راہ میں جدو جہد کا
حق پوری طرح ادا کر دیا پس آپ کو آپ کا مولا اس

امت کی طرف سے وہ بہترین جزادے جو کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے اور کسی رسول کو اپنی مخلوق کی طرف سے اللہ نے دی ہو یا دینے والا ہو۔

نوٹ: جو حاجی عربی نہیں جانتے اور لمبا صلاۃ و سلام ان کو یاد نہ ہو، تو وہ مختصر سلام ہی عرض کریں مثلاً صرف اتنا عرض کریں:

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام، اے اللہ کے محبوب آپ پر سلام، اے مخلوق میں افضل ترین آپ پر

سلام، اے اللہ کے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔

اسی طرح اگر روضہ مبارکہ پر ازدحام و بھیڑ ہو تو بھی مختصر سلام عرض کرنا مناسب ہے۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں شفاعت کی درخواست کیجئے:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ !أَسئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِىْ أَنْ أَمُوتَ مُسْلِماً عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ. اے اللہ کے رسول! میں آپ سے شفاعت کی درخواست کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف آپ کا وسیلہ پکڑتا ہوں، کہ میں اسلام کی حالت میں آپ کی ملت اور

سنت پر مروں۔

یہ الفاظ یاد نہ ہوں تو اپنی زبان میں یہ کہے کہ:

یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! گناہوں کے بوجھ نے میری کمر توڑ دی ہے میں آج آپ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں، آنجناب میرے لیے استغفار فرمائیں اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت نہ فرمائی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

دوسروں کی طرف سے سلام پیش کرنا

اپنا سلام پیش کرنے کے بعد اپنے ماں باپ، عزیز واقارب، دوست واحباب کا سلام بھی نام بنام پیش کرے،

اگر کسی نے سلام پیش کرنے کو کہا ہو تو اس کا نام لے کر سلام عرض کرے مثلاً یوں کہے: السَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مِن فُلَانٍ ،فلاں کی جگہ اس کا نام لے،اور اجمالی طور پر بہت سوں کا سلام پہنچانا ہو تو یوں کہے: السَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنِّی ومِمَّنْ أَوصَانِی بِالسّلَامِ عَلَیْکَ وَرَحمَةُ اللّٰه وَبَرَکَاتُهٗ. یعنی یارسول اللہ میری طرف سے آپ پر صلاۃ وسلام ہو اور ہر اس شخص کی طرف سے جس نے آپ پر صلاۃ وسلام کا کہا ہو۔ یا اپنی زبان میں سلام عرض کردے۔

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر سلام

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض

کر چکے تو دو قدم دائیں طرف ہٹ کر آپ کے یارِ غار رفیق صادق اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس طرح سلام پیش کرے:

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَ لسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَا رِ وَ رَحْمَةُ ا للّٰہِ وَ بَرَکَا تُہ،

خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ پر سلام

اس کے بعد قریباً ایک ہاتھ اور داہنی جانب ہٹ کے سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو حاضر ہو کے سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ

يَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه.

اگر صلوۃ وسلام کی جگہ از دحام ہوتو مختصر الفاظ کہہ کر آگے بڑھ جائے۔ مختصر الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ان الفاظ کے ساتھ صلاۃ وسلام پیش کرنا ضروری نہیں جس کو یہ الفاظ یاد ہوں ان صیغوں سے سلام پیش کر سکتا ہے ورنہ جن الفاظ میں چاہے سلام پیش کرسکتا ہے۔

تنبیہ

صلاۃ وسلام پیش کرتے ہوئے آواز پست ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آواز بلند کرنا یا دائیں

بائیں دیکھنا انتہائی بے ادبی ہے اور اعمال ضائع ہونے کا سبب ہے ۔

آہستہ قدم نیچی نگہ پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یاں جنبش لب بے ادبی ہے

نیز اس موقع پر ویڈیو سازی یا تصویر کشی ناجائز ہونے کے ساتھ سخت بے ادبی بھی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے، صلاۃ وسلام پیش کرتے وقت تمام حاضرین کی راحت کا خیال رکھے، کسی کو دھکا نہ لگے، کسی کو بھی اذیت نہ پہنچے، یہ بہت ادب کا مقام ہے، اور وہاں قیام کے دوران نماز

باجماعت ادا کریں، وہاں کے آداب بجالائیں اور درود شریف کی کثرت رکھیں، وقت ضائع ہونے سے بچائیں، اگر روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو بہت اچھا ہے، ورنہ ۳۰۰ مرتبہ تو ضرور پڑھے۔

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں با جماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کرے، مسجد نبوی میں جب حاضری ہو تو نہایت ادب و وقار کے ساتھ رہے، اور موبائل کی گھنٹی بند رکھے۔

ستون ہائے رحمت

مسجد نبوی کا ایک ایک گوشہ مہبطِ انوار و برکات ہے، جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی

طرح برس رہی ہیں، بالخصوص ریاض الجنہ یہاں تو ہر
وقت رب کی رحمتوں کا بے حد و کنار نزول ہے، اس حصے کو
جنت کا باغ قرار دیا گیا، یہیں ریاض الجنہ میں سات
ستون ہیں:

اسطوانۂ عائشہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد
میں ایک مقام ایسا ہے کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ
وہاں نماز پڑھنے کا کیا اجر وثواب ہے تو لوگ وہاں نماز
پڑھنے کے لیے قرعہ ڈالنے لگیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی رحلت کے بعد ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی

اللہ عنہما کو یہ جگہ بتائی، حضرات شیخین (سیدنا صدیق اکبرو فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) یہاں نماز پڑھا کرتے تھے، یہ قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔

اسطوانہ حنانہ

اس جگہ کھجور کا تنا تھا، جس کے قریب کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، منبر تیار ہونے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرمانے لگے، تو یہ زاروقطار رویا۔

اسطوانہ حرس

یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ یا کوئی اور صحابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہرہ داری کے لیے بیٹھا کرتا تھا،

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارکہ سے تشریف لاتے
تو اس مقام سے گزرتے۔

اسطوانہ وفود

دخول اسلام یا ملاقات وزیارت کے لیے باہر سے
آنے والے وفود اس مقام پر بیٹھتے اور حضور سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم یہاں جلوہ افروز ہوتے۔

اسطوانہ اَبی لبابہ (اسطوانہ توبہ)

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے کوئی لغزش سرزد
ہوگئی تو انہوں نے خود کو اس ستون سے باندھ دیا کہ جب
تک رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم معاف فرما کر خود
نہیں کھولیں گے میں بندھا رہوں گا، چنانچہ ان کی خطا

معاف ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ اقدس سے انہیں کھولا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نفل ادا فرماتے، نمازِ فجر کے بعد سے طلوع تک یہاں تشریف فرما ہوتے اور نازل شدہ قرآن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سناتے۔

اسطوانۂ سریر

سریر چارپائی کو کہتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو کبھی یہاں آپ کا بستر مبارک بچھایا جاتا۔

اسطوانہ جبریل

جناب جبریل امین علیہ السلام جب کبھی حضرت

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تو اکثر اس جگہ تشریف فرما ہوتے۔

ان سات ستونوں کے پاس بسہولت جس قدر ممکن ہو عبادت کرے اور خوب آہ وزاری کے ساتھ دعائیں اور التجائیں کریں۔

تنبیہ

یاد رہے کہ ریاض الجنہ میں داخل ہوتے وقت شور بالکل نہ کرے، انتہائی ادب واحترام اور مکمل خاموشی کے ساتھ داخل ہو، بہت سے لوگ یہاں اونچی آواز میں باتیں کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں یہ سخت بے ادبی اور اعمال کے ضائع ہونے کا سبب ہے، یہ مقام ادب ہے۔

صفہ اور اصحاب صفہ

صفہ عربی میں چبوترے کو کہتے ہیں، یہاں شاگردانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کرتے تھے،ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اصحاب صفہ کہا جاتا ہے، بابِ جبریل سے مسجد نبوی میں داخل ہوں تو بائیں ہاتھ پر فرش سے تقریباً دو فٹ اونچا یہ چبوترہ ہے۔

جنت البقیع

جنت البقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات طاہرات، صاحبزادے حضرت ابراہیم، حضرت خدیجہ اور حضرت میمونہ کے علاوہ

تمام ازواج مطہرات ، حضرت عثمان، حضرت عباس ، حضرت حسن، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص سمیت دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین ، بے شمار تابعین اور اولیائے امت ، علماء وفقہاء رحمہم اللہ مدفون ہیں، یہاں حاضر ہو اور اہل بقیع کو سلام کرے، اور اپنے اور ان کیلئے دعائے مغفرت کرے:

السَّلَامُ عَلٰی أَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

فجر اور عصر کے فوراً بعد جنت البقیع کا دروازہ کھلتا ہے۔

جبل اُحد

مدینہ منورہ سے شمال کی جانب مسجد نبوی سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر جبل اُحد ہے،اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادمبارک فرمایا کہ یہ (اُحد) پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔(بخاری)

اسی پہاڑ کے دامن میں اسلامی تاریخ اور سیرت طیبہ کا عظیم الشان معرکہ غزوہ احد پیش آیا،جس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت ستر نفوس قدسیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رتبۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ان تمام شہداء کے مزارات یہیں ہیں،یہاں حاضر ہواور سلام اور دعا کرے۔

مسجد قبا

مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد افضل ترین مسجد قبا ہے، یہ مسجد نبوی سے جنوب کی جانب تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، بعثت نبوی کے بعد سب سے پہلے تعمیر کی جانے والی مسجد ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں دو رکعت کا ثواب ایک عمرہ کے برابر قرار دیا، اس لیے اس مسجد میں حاضری دے اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھے۔

ظہر سے پہلے پہلے جنت البقیع، جبل اُحد اور مسجد قبا وغیرہ کی زیارات کر لے اور ظہر کی نماز واپس مسجد نبوی میں آکر ادا کرے۔

تنبیہ

مدینہ منورہ چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر مبارک ہے، اس لیے پھونک پھونک کر قدم رکھے، راستے میں تھوکنے سے پرہیز کرے اور کوڑا وغیرہ نہ ڈالے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے، اور کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دے، اہل مدینہ سے خاص محبت سے پیش آئے، اور اگر ان میں سے کسی کی طرف سے کوئی ناگوار بات پیش آجائے تو درگذر کرے، تمام گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے خاص طور سے بدنظری، غیبت اور چغلی، جھوٹ وغیرہ سے۔

مدینہ طیبہ سے واپسی

جب سفر سے واپس ہونے لگے تو اگر مدینہ شریف

سے گھر واپسی ہورہی ہے تو روانہ ہونے سے پہلے مسجد نبوی شریف میں آئے، تحیۃ المسجد ادا کرے اور رسولِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں صلاۃ وسلام نہایت اداب کے ساتھ پیش کرے، اور صلاۃ وسلام سے فارغ ہوکر دائیں طرف کو ذرا ہٹ کر اور قبلہ رخ ہوکر یا ریاض الجنہ میں جا کر خوب آہ وزاری کے ساتھ یہ دعا کرے:

یا اللہ میرے حج اور میری حاضری کو قبول فرما لیجئے، اور سفر حج میں جو بھی کمی کوتاہی، لغزشیں ہوئیں اپنے فضل وکرم سے معاف فرما دیجئے، اور میرے حج کو مبرور بنا دیجئے اور میری حاضری کو قبول فرما لیجئے، اور میری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنائیے اور بار بار مقبول حاضری نصیب فرمائیے:

اللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ العَهدِ بِمَسْجِدِ نَبِيِّک صلى الله عليه وسلم و يسِّرْلِیْ العَوْدَ إِلَيهِ وَرُدَّنَا إِلٰی أَهلِنَا سَالِمِينَ غَانِمِينَ آمِينَ بِرَحْمَتِکَ يَا أَرحَمَ الرَّاحِمِينَ.

میرے اعمال تو قبولیت کے لائق نہیں ہیں مگر آپ تو بڑے کریم ہیں، اکرم الأ کرمین ہیں ارحم الراحمین ہیں، میری نالائقیاں اور کوتاہیاں آپ اپنے فضل سے معاف فرمادیجئے۔(اللّٰهُمَّ إنَّ رَحْمتَکَ أوسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ ورَحْمَتَکَ أرْجیٰ عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِی)

اور رونے کی کوشش کرے اور آنکھوں سے خوب آنسو بہائے کیونکہ یہ قبولیت کی علامت ہے۔

اب مدینہ طیبہ حاضری کی مناسبت سے بعض مسائل ذکر کیے جاتے ہیں تا کہ سادہ لوح مسلمان کسی مغالطہ کا شکار نہ ہوں اور انہیں صحیح مسائل کا علم ہو جائے۔ واللہ ولی الھدایۃ والتوفیق۔

روضۂ اطہر کی نیت سے سفر کرنا

مدینہ منورہ حاضری کے لیے سفر کس نیت و ارادہ سے کرنا چاہیے، مسجدِ نبوی کی نیت سے یا روضۂ اطہر کی نیت سے؟ تو اس بارہ میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا موقف یہی ہے کہ دونوں کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے، جو حضرات روضۂ اطہر کی نیت سے سفر کو منع کرتے ہیں، ان کا مسلک صحیح نہیں ہے۔ اگر چہ اس مبارک سفر میں دونوں

نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ روضۂ اطہر پر حاضری کی نیت سے ہی یہ سفر کرے، اس میں آپ کی محبت وعظمت زیادہ ہے اور حدیث پاک: من زار قبری وجبت له شفاعتی، من زارنی بعدموتی فکانما زارنی فی حیاتی کے بھی زیادہ مطابق وموافق ہے۔

باقی اس نیت کو لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلَی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ کے خلاف سمجھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس میں مسجد الحرام، مسجد الاقصیٰ، مسجد نبوی کے علاوہ دیگر مساجد میں زیادہ ثواب کی نیت سے سفر کو منع فرمایا ہے، روضۂ اطہر کے لیے سفر کی ممانعت کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے، تفصیل شروحاتِ حدیث میں ملاحظہ فرماویں۔

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے اس دنیا میں تریسٹھ سال عمر مبارک عطا فرمائی اور اس کے بعد آپ کا وصال ہوا اور روضۂ اطہر میں آپ کی تدفین ہوئی، حق تعالیٰ کا وعدہ ''إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ'' پورا ہوگیا، لیکن وفات کے بعد قبر شریف، عالم برزخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روح مبارک کے تعلق کے ساتھ حیات حاصل ہے اور یہ حیات اسی جسدِ اطہر میں ہے جو دنیا میں تھا، اس حیات کی وجہ سے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر صلاۃ وسلام عرض کرنے والوں کا آپ سلام سنتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ برزخی قرآن کریم

کے ارشاد: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ، اور ''الْأَنْبِيَاءُ أَحيَاءٌ فِي قُبُورِهِم يصلُّون '' نیز حدیث شریف: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، اور اجماع امت سے ثابت ہے، اہل السنۃ والجماعۃ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیلات اور دلائل کے لیے ''المہند علی المفند''، ''مقام حیات''، ''تسکین الصدور''، ''حیات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام''، ''ہدایۃ الحیران''، علامہ بیہقی اور علامہ سیوطی کے رسائل اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی کتاب ''آبِ حیات'' کا دیکھنا مفید ہے۔

مسئلہ استشفاع

جناب سرورِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضر ہوکر آپ کی خدمت میں صلاۃ وسلام پیش کرنا اور اس کے ساتھ یہ درخواست کرنا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مغفرت کی دعا فرمادیں، یہ جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی ممانعت نہیں ہے، آیت قرآنی: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآءُ وكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا سے بھی اس کا جواز معلوم ہورہا ہے، علماءِ امت نے اس کے جواز پر دیگر دلائل کے علاوہ اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے، شارح ہدایہ

علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، علامہ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ ''زبدۃ المناسک'' میں فرماتے ہیں:

'' پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے، کہے:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ !أَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَأَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ أَنْ أَمُوْتَ مُسْلِماً عَلٰی مَلَّتِکَ وَ سُنَّتِکَ

اے اللہ کے رسول! آپ سے شفاعت کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی طرف پکڑتا ہوں، اس میں کہ مروں میں اسلام کی حالت میں آپ کی ملت اور سنت پر۔

فقہاء کرام قبر مبارک سے استشفاع (طلبِ شفاعت) کے اس لیے قائل ہیں کہ اس میں حاجات کو طلب نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ قبر مبارک کی زیارت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کی جاتی ہے، اسی لیے باب زیارت میں فقہاء کرام نے اسے ذکر فرمایا ہے، ملاحظہ ہو اعلاء السنن، فتح القدیر، ہدایۃ الحیر ان (ص ۳۸۷ تا ۴۰۱)۔

آخر میں سب حضرات سے فلاحِ دارین کی دعاؤں کی درخواست ہے۔ فقط۔

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین، آمین

بخدمت رسالت مآب ﷺ

نسیما جانبِ بطحا گزر کن
ز احوالم محمد را خبر کن
ببر ایں جانِ مشتاقم بہ آں جا
فدائے روضۂ خیر البشر کن
توئی سلطان عالم یا محمد
ز روئے لطف سوئے من نظر کن
مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش
خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

(مولانا جامی رحمہ اللہ تعالیٰ)

نعت النبی ﷺ

اے حبیبِ خدا! شاہ والا! سلام
لیجیے !ہم غلاموں کا آقا! سلام
شب کی تاریکیاں پڑھ رہی ہیں درود
کہہ رہا ہے سحر کا اجالا سلام
قلب مضطر کی سب دھڑکنوں کے درود
چشمِ تر کے تمام آنسوؤں کا سلام
پڑھ رہا کاروانِ بہاراں درود
کہہ رہا خوشبوؤں کا قبیلہ سلام

اُن پرافضل سے افضل سے افضل درود

اُ ن پراعلیٰ سے اعلیٰ سے اعلیٰ سلام

آرزو ہے مری نعت کا حرف، حرف

ہو مجسم درود اور سراپا سلام

کاش روضہ پہ جاکر پڑھوں میں درود

عرض ان سے کروں بالمشافہ سلام

آپ پرہوں ازل سے ابد تک فہیمؔ

اَن گنت رحمتیں، بے تحاشا سلام

(محمد فہیم ترمذیؔ)

مختصر تعارف جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

قائم شدہ:۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء   نشأۃ ثانیہ:۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء

فقیہ الامت حضرت مفتی سید عبدالکریم گمتھلوی (مفتی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون) نے ۱۳۴۱ھ میں راجپورہ ریاست پٹیالہ میں عربی مدرسہ جبکہ ۱۳۵۶ھ/کو حضرت تھانوی کے ایماء پر شاہ آباد ضلع کرنال میں مدرسہ قدوسیہ قائم فرمایا۔ ۱۳۶۰ھ میں اس کا نام مدرسہ حقانیہ رکھا۔

تقسیم ہند کے بعد ۱۳۷۵ھ میں آپ کے فرزند ارجمند فقیہ العصر مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ نے اس کی نشأۃ ثانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا میں فرمائی۔ بحمداللہ تعالیٰ 65 سال سے یہاں یہ جامعہ دینی، علمی، تبلیغی، اصلاحی خدمات میں مصروف ہے۔

جامعہ میں قرآن کریم حفظ وناظرہ با تجوید اور دورہ حدیث شریف تک درس نظامی کی مکمل تعلیم اور علماء کو دوسالہ تخصص فی الافتاء کا نصاب مکمل کرایا جاتا ہے، نیز میٹرک تک علوم عصریہ کی تعلیم کا باقاعدہ انتظام ہے، دارالافتاء سے اب تک تقریباً 13500 فتاویٰ تحریر کئے

جا چکے ہیں، شعبہ تصنیف وتالیف میں پانچ سو کے قریب کتب ورسائل اور مضامین لکھے جا چکے ہیں، جامعہ کا ترجمان مجلّہ ''الحقانیہ'' ہر ماہ پابندی سے شائع ہورہا ہے، شعبہ دعوت وتبلیغ کے تحت شہراور مضافات کی مساجد میں ہفت روزہ اور ماہانہ دروس کا سلسلہ بھی جاری ہے، اس کے علاوہ شہراور مضافات میں جامعہ کی چونتیس ۳۴ شاخیں ہیں ہے۔

جامع مسجد ترمذی کے تہہ خانہ 94x78 پراب تک تقریباً ایک کروڑ اٹھتر لاکھ روپے خرچ ہوچکے ہیں، جبکہ مسجد کی تعمیر کا تخمینہ لاگت تین کروڑ روپے ہے، تعلیمی سلسلہ کا باقاعدہ آغاز کرنے کے لیے مدرسہ کے تعلیمی ورہائشی بلاک بھی منصوبہ میں شامل ہیں قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

جامعہ میں زیرتعلیم طلبہ وطالبات کی کل تعداد 679 ہے جبکہ شاخہائے جامعہ میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی تعداد 2226 ہے۔کل تعداد 2905 ہے۔گزشتہ سال جامعہ کا کل سالانہ خرچ چھیاسی لاکھ روپے ہوا۔تعمیری خرچ اوراجناس اس میں شامل نہیں۔تمام اخراجات محض توکلاً علی اللہ پورے ہورہے ہیں۔